ADVANCE SOCIAL SCIENCE ARCHIVE JOURNAL
Available Online: https://assajournal.com
Vol. 04 No. 01. July-September 2025.Page#.3816-3830
Print ISSN: 3006-2497 Online ISSN: 3006-2500
Platform & Workflow by: Open Journal Systems
https://doi.org/10.5281/zenodo.17102264

A Shari'ah-Based Review of Family Court Judgments on Khula and Dissolution of Marriage

خلع اور تنسیخ نکاح سے متعلق فیملی کورٹ کے فیصلوں کا شرعی جائزہ

Hafiz Babar Hussain Satti
MPhil Resarch scholar, Institute of Islamic Studies & Shari'a Muslim youth University Islamabad
hussainhafizbabar@gmail.com
Sadheer Khan (Mufti Muhammad Hassan)
PhD Research Scholar, International Institute of Islamic thought and civilization (ISTAC), International
Islamic University Malaysia (IIUM),
mh417884@gmail.com
Awais Ud din Khan
PhD Research Scholar, International Institute of Islamic thought and civilization (ISTAC), International
Islamic University Malaysia (IIUM)
khanawaisuddin@gmail.com

Abstract

Islam is a complete code of life that provides comprehensive guidance for all aspects of human conduct, aiming to foster a morally sound and socially responsible society. In Pakistan, the legal system includes family courts that adjudicate on matters such as khula (judicial divorce initiated by the wife) and dissolution of marriage. These judicial decisions often raise important questions about their compatibility with Islamic jurisprudence and the principles derived from the Qur'an and Sunnah.

This paper aims to conduct a critical Shari'ah-based review of family court judgments related to khula and dissolution of marriage in Pakistan. It seeks to assess whether these rulings align with the established principles of Islamic law and the consensus of classical jurists (fuqaha). Since khula and faskh al-nikah represent two key alternatives to talaq (divorce) in Islamic tradition, it is imperative that legal decisions on these matters adhere to the relevant religious criteria. The study also explores how Islamic jurisprudence formulates legal solutions based on divine sources, emphasizing the need for legal systems to preserve social cohesion and protect the family structure. The ultimate objective is to evaluate whether current family court practices reflect true Islamic legal thought or deviate from it, and to suggest ways in which judicial decisions can be better aligned with Shari'ah principles.

Keywords: Shari'ah, Family Court, Judgments, Khula, Dissolution, Marriage.

تعارف:

اسلام نے انسان کی زندگی کے تمام پہلوؤں کے لیے جامع اور متوازن تعلیمات عطا کی ہیں، جن میں خاندانی نظام کو ایک بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ نکاح نہ صرف ایک شرعی عبادت ہے بلکہ ایک سماجی معاہدہ بھی ہے جو مرد و عورت کے درمیان محبت، مودّت، اور سکون پر مبنی رشتہ قائم کرتا ہے۔ تاہم بعض اوقات ازدواجی زندگی میں ایسی پیچیدگیاں اور اختلافات پیدا ہو جاتے ہیں جن کی وجہ سے نکاح کا نباہ ممکن نہیں رہتا۔ ایسے حالات میں شریعتِ مطہرہ نے فریقین کو جدائی کا راستہ بھی فراہم کیا ہے تاکہ ظلم، زیادتی یا مجبوری کے باعث زندگی عذاب نہ بن جائے۔

اسلامی قانون میں زوجین کی علیحدگی کے مختلف طریقے موجود ہیں، جن میں مرد کے لیے طلاق کا حق اور عورت کے لیے خلع یا فسخِ نکاح کی صورت میں نجات کا راستہ مہیا کیا گیا ہے۔ خلع ایک ایسا قانونی اور شرعی طریقہ ہے جس کے ذریعے عورت اپنے شوہر سے ناپسندیدگی یا دیگر مجبوریوں کی بنیاد پر نکاح ختم کرواسکتی ہے۔ تنسیخ نکاح (فسخِ نکاح) ان صورتوں میں کیا جاتا ہے جب شوہر بعض شرعی شرائط پوری کرنے سے قاصر ہو، جیسے کہ نان ونفقہ کی ادائیگی میں ناکامی، بدسلوکی، یا لاپتہ ہو جانا۔ ان دونوں صورتوں میں عدالتی مداخلت کا تصور بھی پایا جاتا ہے۔

پاکستان میں خلع اور فسخِ نکاح سے متعلق معاملات کو "فیملی کورٹ ایکٹ 1964" کے تحت حل کیا جاتا ہے، جو کہ ایک خاص عدالتی نظام کے تحت خاندانی تنازعات کو نمٹاتا ہے۔ مذکورہ قانون میں عورت کو خلع کا حق دیا گیا ہے، اور عدالت کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ بعض حالات میں شوہر کی رضامندی کے بغیر بھی خلع کی ڈگری جاری کر سکتی ہے۔ عدالتوں کی طرف سے دیے گئے کئی اہم فیصلے — جیسے خُرشید بی بی بنام محمد امین — (PLD 1967 SC 97) نے خلع کی شرعی اور قانونی حیثیت کو ایک نیا رخ دیا ہے۔

تاہم فقہی حلقوں میں اس مسئلے پر شدید اختلاف پایا جاتا ہے کہ آیا عدالت کو خلع دینے کا اختیار بغیر شوہر کی رضامندی کے حاصل ہے یا نہیں؟ فقہ حنفی کے مطابق خلع ایک باہمی معاہدہ ہے اور اس میں شوہر کی رضامندی ضروری ہے، جبکہ بعض دیگر فقہی مکاتب فکر اور عدالتوں کا موقف ہے کہ اگر عورت نکاح میں رہنے سے شدید نفرت اور اذیت محسوس کرے تو قاضی یا عدالت خلع کی ڈگری دے سکتی ہے۔

یہ تحقیقی مطالعہ خلع اور تنسیخ نکاح سے متعلق فیملی کورٹ کے عدالتی فیصلوں کا شرعی جائزہ پیش کرتا ہے۔ اس میں اس امر کا تجزیہ کیا جائے گا کہ آیا فیملی کورٹ کے موجودہ اختیارات شریعت سے ہم آہنگ ہیں یا ان میں نظرثانی کی ضرورت ہے؟ اس کے ساتھ ساتھ یہ تحقیق ان فیصلوں کے معاشرتی اثرات، خواتین کے حقوق، اور فقہی اختلافات پر بھی روشنی ڈالے گی۔

خلع اور تنسیخ نکاح کی ضرورت واہمیت:

اسلام نے نکاح کو ایک مقدس اور مضبوط بندھن قرار دیا ہے، مگر ساتھ ہی یہ بھی تسلیم کیا ہے کہ بعض اوقات میاں بیوی کے درمیان اختلافات اس حد تک بڑھ جاتے ہیں کہ ازدواجی زندگی خوشگوار نہیں رہتی۔ ایسی صورت میں شریعت نے علیحدگی کے جائز راستے مہیا کیے ہیں، جن میں "خلع" اور "تنسیخ نکاح" نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔

.1 خلع کی ضرورت واہمیت

خلع اس وقت اختیار کیا جاتا ہے جب عورت کسی وجہ سے شوہر کے ساتھ زندگی گزارنے پر آمادہ نہ ہو اور وہ اپنی رضامندی سے شوہر کو مہر یا کوئی اور مال دے کر نکاح ختم کروانا چاہے۔

خاندانی جھگڑوں سے بچاؤ: جب عورت ازدواجی زندگی سے سخت نالاں ہو تو خلع کے ذریعے عزت کے ساتھ علیحدگی ممکن ہو جاتی ہے، جو کہ جھگڑوں اور فساد سے بچاتا ہے۔

عورت کے حقوق کا تحفظ: اسلام نے عورت کو بھی یہ اختیار دیا ہے کہ اگر وہ کسی وجہ سے ازدواجی زندگی جاری نہ رکھ سکے تو وہ خلع کی صورت میں رہائی حاصل کر سکتی ہے۔

معاشرتی بہتری: ایسے جوڑے جو ناچاقی کے باوجود ساتھ رہیں، ان کی زندگی میں زہر گھلتا ہے۔ خلع ایک رحمت بن کر دونوں کو نئے راستے مہیا کرتا ہے۔

.2 تنسیخ نکاح کی ضرورت واہمیت

تنسیخ نکاح قاضی یا عدالت کے ذریعے نکاح کے فسخ کا عمل ہے جو خاص اسباب کی بنیاد پر عمل میں آتا ہے، مثلاً شوہر کا خرچ نہ دینا، مفقود الخبر ہونا، ظلم کرنا، یا ازدواجی ذمہ داریاں پوری نہ کرنا وغیرہ۔

ظلم سے نجات: اگر شوہر عورت پر ظلم کرے یا اس کے حقوق غصب کرے تو تنسیخ نکاح عورت کو انصاف دلانے کا ذریعہ بنتی ہے۔

شرعی عدالت کا کردار: تنسیخ نکاح اسلامی عدالتوں یا قاضی کے ذریعے ہوتا ہے، جو شریعت کی روشنی میں فیصلہ کرتے ہیں، تاکہ کوئی فریق ظلم کا شکار نہ ہو۔

عزت کے ساتھ علیحدگی: تنسیخ نکاح عورت کو یہ موقع دیتا ہے کہ وہ قانونی وشرعی طریقے سے نکاح ختم کروائے، بغیر کسی غیر اخلاقی راستے کے۔

خلع اور تنسیخ نکاح دونوں اسلام کے عادلانہ نظام کا مظہر ہیں جو ازدواجی زندگی کو ایک اصولی اور متوازن شکل دیتے ہیں۔ ان کے ذریعے نہ صرف فریقین کو انصاف ملتا ہے بلکہ معاشرتی بگاڑ اور فساد سے بھی بچاؤ ہوتا ہے۔

لفظ "خلع" عربی زبان سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنی **"اتارنا"** یا **"علیحدگی حاصل کرنا"** کے ہیں۔ " شرعی اصطلاح میں خلع کسے کہتے ہیں؟ خلع کی تعریف دیکھی جائے تو چونکہ خلع میں عورت مرد کے رشتہ زوجیت سے باہر آجاتی ہے۔ اس لیے شرعاً خلع کا مفہوم ہے، مِلک نکاح سے دست بردار ہونا۔

شریعت میں خلع اس صورت میں ہوتی ہے جب بیوی کسی معقول وجہ سے شوہر سے علیحدگی اختیار کرنا چاہے۔ اور بدلے میں مہر یا کوئی اور مالی معاوضہ واپس کرے۔ خلع کا تصور اسلامی قانون میں اس لیے موجود ہے تاکہ اگر ازدواجی زندگی دونوں کے لیے ناقابل برداشت ہو جائے تو عورت کے پاس بھی طلاق لینے کا اختیار ہو۔ خلع میں شوہر کے حقوق کا بھی خیال رکھا جاتا ہے۔ تاکہ انصاف پر مبنی فیصلہ ہو۔

خلع کی تعریف اور ذکر قرآن میں واضح طور پر موجود ہے۔ سورۃ البقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

قرآنی آیات:

وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ* (1)

ترجمہ: "اور تم کو یہ روا نہیں ہے کہ عورتوں کو دیا ہوا کچھ بھی مال اُن سے واپس لو، مگر یہ کہ جب میاں بیوی اس بات سے ڈریں کہ اللہ کے احکام پر قائم نہ رہ سکیں گے۔ پس اگر تم لوگ اِس بات سے ڈرو کہ وہ دونوں اللہ کی حدود پر قائم نہ رہیں گے تو اُن دونوں پر کچھ گناہ نہیں ہے اِس میں کہ عورت بدلہ دے کر چھوٹ جائے، یہ اللہ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں، سو اُن سے آگے نہ بڑھو، اور جو کوئی اللہ کی حدود سے آگے بڑھے گا سو وہی لوگ ظالم ہیں "۔

یہ آیت خلع کی تعریف کے ساتھ اس کے جواز کو واضح کرتی ہے۔ کہ اگر عورت ازدواجی زندگی جاری نہیں رکھ سکتی تو اسے اپنے حقوق کے بدلے علیحدگی کا اختیار حاصل ہے۔

حدیث نبویہ:

"حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میں "ثابت" کے اخلاق اور اُن کی دین داری کے بارے میں تو کوئی عیب نہیں لگاتی، لیکن مجھے اُن کی ناقدری کا خطرہ ہے (اِس لیے میں اُن سے علیحدگی چاہتی ہوں) تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : " اُنہوں نے جو باغ تمہیں مہر میں دیا ہے وہ تم اُنہیں لوٹا دو گی ؟" تو ان کی اہلیہ نے اِس پر رضامندی ظاہر کی، تو پیغمبر علیہ السلام نے حضرت ثابت کو بلا کر فرمایا : " اپنا باغ واپس لے لو اور انہیں طلاق دے دو "۔[2]

تنسیخ نکاح اور خلع کے فرق کی وضاحت فرمائیں۔

فسخ نکاح (تنسیخ نکاح) کا مطلب ہے رشتہ نکاح کو توڑ دینا، ختم کر دینا، جب عورت عدالت یا شرعی پنچایت میں دعویٰ دائر کرتی ہے کہ میرا نکاح میرے شوہر سے فلاں سبب سے (جیسے نان نفقہ نہ دینا، غیر معمولی مارپیٹ اور ظلم کرنا وغیرہ، فسخ نکاح کے اسباب کتب فقہ میں بیان کیے گئے ہیں) ختم کر دیا جائے تاکہ میں اس کی زوجیت سے آزاد ہو جاؤں، تو قاضی اس درخواست پر غور و فکر اور احوال کی تفتیش کے بعد اگر عورت کا مطالبہ درست سمجھتا ہے تو ضابطے کی کارروائی کے بعد نکاح فسخ کر دیتا ہے۔

خلع یہ ہے کہ زوجین جب اس نتیجے پر پہنچ جائیں کہ وہ شرعی حدود کے اندر رہتے ہوئے اپنی ازدواجی زندگی قائم نہیں رکھ سکتے اور شوہر بلاعوض طلاق دینے پر آمادہ نہیں ہے تو پھر بیوی نے نکاح کے موقع پر جو حق مہر لیا ہے وہ شوہر کو واپس کر دے اور شوہر اس کے عوض اس کو طلاق دے دے۔ یہ طلاق بائن ہوتی ہے۔ اس کے بعد شوہر کو عدت کے اندر بھی یک طرفہ رجوع کا حق نہیں رہتا، البتہ دونوں باہمی رضامندی سے دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں بشرطیکہ تین طلاقیں نہ دی ہوں۔

الخلع (هو) لغة الإزالة، وشرعا كما في البحر (إزالة ملك النكاح المتوقفة على قبولها بلفظ الخلع أو ما في معناه).وأما ركنه فهو كما في البدائع: إذا كان بعوض الإيجاب والقبول لأنه عقد على الطلاق بعوض، فلا تقع الفرقة، ولا يستحق العوض بدون القبول[3].

وَلَوْ قَضَى بِرَدِّ نِكَاحِ الْمَرْأَةِ بِعَيْبِ عَمًى أَوْ جُنُونٍ أَوْ نَحْوِ ذلك يَنْفُذُ قَضَاؤُهُ لِأَنَّ عُمَرَ رضي اللَّهُ تَعَالَى عنه كان يقول يَرُدُّ الْمَرْأَةَ الزَّوْجُ بِعُيُوبٍ خَمْسَةٍ وَلَوْ قَضَى بِرَدِّ الْمَرْأَةِ الزَّوْجَ بِوَاحِدٍ من هذه الْعُيُوبِ نَفَذَ لِأَنَّ هذا مُخْتَلَفٌ فيه بين أَصْحَابِنَا رَحِمَهُمْ اللَّهُ تَعَالَى مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى يقول بِالرَّدِّ حاشية ابن عابدين (3/ 498[4])

قوله (وإلا بانت بالتفريق) لأنها فرقة قبل الدخول حقيقة فكانت بائنة ولها كمال المهر وعليها العدة لوجود الخلوة الصحيحة ,بحر , قوله (من القاضي إن أبى طلاقها) أي إن أبى الزوج لأنه وجب عليه التسريح بالإحسان حين عجز عن الإمساك بالمعروف فإذا امتنع كان ظالما فناب عنه وأضيف فعله إليه

1 البقرہ آیت 229

2 ابوداؤد شریف / باب الخلع ۱/۳۰۳، تفسیر ابن کثیر مکمل ۱۸۳-۱۸۵ ریاض

3 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (3/ 439)

4 الفتاوى الهندية (3/ 363)

خلع کے اصول

جس طرح مرد کے اختیار میں طلاق ہے۔اسی طرح عورت کو خلع کا اختیار دیا گیا ہے۔اگر عورت کو مرد کی طرف سے کوئی تکلیف ہو تو اس کے اختیار میں خلع ہے۔اور اگر مرد کو عورت کی طرف سے تکلیف ہو تو شارع نے اسے طلاق کا اختیار دیا ہے۔

خلع عام حالات میں مکروہ ہے۔اور صرف اس حالت میں جائز ہے جب شوہر اور بیوی میں سے کسی ایک کو یہ خطرہ ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے۔اور اس سے مرد اور عورت کے درمیان حسنِ معاشرت ناپسندیدہ ہو گی۔یا مرد کی صورت عورت کے نزدیک ناپسندیدہ ہو۔اس کے اخلاق عورت کے نزدیک ناپسندیدہ ہوں۔

شادی ایک ایسا مقدس رشتہ ہے۔جس میں دونوں فریقین کو ایک دوسرے کے ساتھ محبت، عزت اور احترام کے ساتھ زندگی گزارنے کی ذمہ داری دی جاتی ہے۔تاہم، معاشرتی ناہمواری کے باعث بہت سی عورتیں اپنی زندگی کو تلخیوں سے بچانے کے لیے خلع کا راستہ اختیار کرتی ہیں۔خلع کی تعریف جان لینے کے بعد دیکھتے ہیں کہ وہ کون سی وجوہات یا حالات ہیں جن میں خلع لی جاسکتی ہے۔

جب شوہر بیوی کو جسمانی یا ذہنی اذیت دے رہا ہو، تو عورت اپنی تکلیف سے نجات پانے کے لیے خلع لے سکتی ہے۔

اگر ازدواجی تعلقات میں ایسی مشکلات ہوں جو یک طرفہ ہوں۔اور بیوی کی اصلاح کی کوئی امید نہ ہو۔تو عورت عدالت سے خلع کی درخواست کر سکتی ہے۔

شوہر کی جانب سے مسلسل بدسلوکی، زیادتی یا بے وفائی ہو، تو بیوی کو خلع کا حق ملتا ہے تاکہ وہ اس اذیت سے بچ سکے۔

اگر شوہر اپنی بیوی کا نان و نفقہ فراہم کرنے میں ناکام ہو۔اور اس سے زندگی گزارنا ممکن نہ ہو، تو عورت خلع کے ذریعے اپنی آزادی حاصل کر سکتی ہے

جب شوہر کا دینی یا اخلاقی کردار بیوی کے لیے ناقابل برداشت ہو اور بیوی اپنی زندگی میں سکون و اطمینان چاہتی ہو، تو وہ عدالت سے خلع کی درخواست کر سکتی ہے

اگر عورت کو کم جہیز لانے پر طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا جائے۔تو وہ مجبور ہو کر بذریعہ عدالت حقِ خلع استعمال کر سکتی ہے

شوہر کو اگر گھر سے غائب ہوئے چار سال کا عرصہ گزر جائے۔اور اس کے بارے میں کسی کو علم ہو، نہ ہی عورت سے کوئی رابطہ ہو، تو ایسی صورت میں خاتون خلع لے سکتی ہے۔

اگر شوہر ذہنی توازن کھو بیٹھے اور بحالی کی کوئی امید نہ رہے، تو ایسی صورت میں عورت خلع لے سکتی ہے۔

کم عمری میں والدین یا سرپرست کی جانب سے کی گئی شادی کو لڑکی بالغ ہوتے ہی اپنی مرضی سے ختم کر سکتی ہے۔

شوہر اگر خود بری عورتوں سے میل میلاپ رکھے۔اور بیوی کو غیر اخلاقی زندگی گذارنے پر مجبور کر دے۔یا مذہب پر عمل کرنے سے روکے۔تو ایسی صورت میں عورت عدالت سے خلع لے سکتی ہے

خلع کی شرائط

شوہر اور بیوی دونوں عاقل و بالغ ہوں۔

بیوی اپنی آزاد مرضی سے خلع طلب کرے، کسی دباؤ کے تحت نہ ہو۔

خلع کسی معقول وجہ کی بنا پر لی جائے۔جیسے ذہنی اذیت، شوہر کی نافرمانی، یا ازدواجی تعلقات میں مسائل، وغیرہ

بیوی خلع کے بدلے میں شوہر کو مالی حق (مہر یا دیگر مال) واپس کرے۔جب تک کہ شوہر ظالم ثابت نہ ہو۔

خلع صحیح ہونے کے لیے شوہر کا اسے قبول کرنا ضروری ہے۔

اسلامی عدالت یا باہمی رضامندی سے خلع کا فیصلہ ہو۔[5]

خلع کا طریقہ

اسلامی فقہ میں خلع کے لیے ایک مخصوص طریقہ کار ہے۔جو درج ذیل نکات پر مشتمل ہے۔

بیوی کی طرف سے درخواست

خلع کے لیے بیوی کو قاضی یا شرعی عدالت میں درخواست دینی ہوتی ہے۔اگر شوہر راضی ہو تو وہ خود بھی خلع دے سکتا ہے۔

وجہ کا بیان

بیوی کو کوئی معقول وجہ بیان کرنی ہو گی۔جیسے بدسلوکی، مالی عدم استحکام، ناچاقی یا ازدواجی زندگی میں شدید مشکلات۔

[5] جامعہ بنوریہ فتویٰ

مہر یا مالی معاوضہ

خلع کی صورت میں عورت مہر یا کوئی اور مالی حق واپس کرتی ہے۔ لیکن اگر شوہر ظلم و زیادتی کا مرتکب ہو تو اسے معاوضہ لیے بغیر خلع دینا چاہیے۔

عدالت کا فیصلہ

اگر شوہر خلع دینے پر راضی نہ ہو تو عدالت شریعت کے مطابق جائزہ لے کر فیصلہ کر سکتی ہے۔

عدت

جیسے طلاق کی عدت ہوتی ہے۔ اسی طرح خلع کے بعد بھی عورت کو عدت گزارنا ہوتی ہے۔

خلع کا قانونی طریقہ کار

فیملی لاء کے مطابق خلع لینے کا طریقہ یہ ہے کہ جب خاتون فیملی کورٹ میں خلع کا کیس فائل کرتی ہے۔ تو آٹھ دن کے اندر شوہر کو نوٹس جاتا ہے۔ اس کے بعد شوہر کی طرف سے جواب دعویٰ آتا ہے۔ اس جواب دعویٰ کے بعد عدالت ایک تاریخ مقرر کرتی ہے۔ جس کو ابتدائی مصالحت کہتے ہیں۔

اس مصالحت کی تاریخ پر شوہر اور بیوی دونوں کو بلایا جاتا ہے۔ عدالت ان کو موقع دیتی ہے کہ اگر جذبات میں آکر غصے میں یا کسی غلط فہمی کی بنیاد پر کیس فائل ہو گیا ہے۔ تو بات چیت اور مصالحت کر لیں۔ اور کیس ختم کر دیں۔ اگر ابتدائی مصلحت ناکام ہو جائے۔ یا عدالتی نوٹس ملنے کے باوجود مقدمہ کی سماعت کے لیے شوہر حاضر نہ ہو سکے۔ تو جج پر لازم ہوتا ہے کہ وہ فوری بیوی کے حق میں کارروائی کر کے خلع کی ڈگری جاری کر دے

عدالتی خلع کی شرعی حیثیت

اسلامی فقہ کے مطابق، بیوی اگر شوہر کے ساتھ ازدواجی زندگی گزارنے سے مطمئن نہ ہو۔ اور اس کا کوئی معقول جواز ہو، تو وہ خلع لے سکتی ہے۔ روایتی طور پر خلع میں شوہر کی رضامندی شامل ہوتی ہے۔ لیکن جدید عدالتی نظام میں اگر شوہر انکار کرے یا غیر حاضر رہے تو عدالت کو حق حاصل ہے کہ وہ خلع کی ڈگری جاری کرے۔

فقہائے کرام کی ایک بڑی تعداد عدالتی خلع کو جائز قرار دیتی ہے۔ خاص طور پر جب ازدواجی زندگی ناقابل برداشت ہو چکی ہو۔ تاہم، کچھ علماء کے نزدیک خلع صرف شوہر کی رضامندی سے ہوتی ہے۔ لیکن فیملی لاء کے مطابق عدالت شوہر کی غیر موجودگی میں بھی بیوی کو خلع کی ڈگری جاری کر سکتی ہے۔ اس لیے عدالتی خلع کی شرعی حیثیت پر مختلف آراء پائی جاتی ہیں۔ مگر عمومی طور پر اسے درست سمجھا جاتا ہے۔ جب شوہر ازدواجی حقوق ادا نہ کر رہا ہو یا بیوی کی جانب سے معقول وجوہات پیش کی جائیں۔

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو شوہر اور بیوی دونوں کے حقوق اور فرائض کا توازن بڑے واضح، منصفانہ اور باہمی محبت و ذمہ داری کے ساتھ قائم کرتا ہے۔

اس توازن کی بنیاد قرآن، سنت اور فقہی اصولوں پر ہے۔

اسلام میں شوہر اور بیوی کے حقوق و فرائض کا توازن

اسلام نے شوہر اور بیوی کو ایک دوسرے کا لباس، سکون، محبت اور مددگار قرار دیا

قرآن

"هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ"[6]

اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے

دونوں ایک دوسرے کے لیے تحفظ، پردہ، عزت اور سکون کا ذریعہ ہیں۔

بیوی کے حقوق شوہر پر

.نان و نفقہ (معاشی خرچ(

شوہر پر لازم ہے کہ بیوی کو کھانا، کپڑا، رہائش اور بنیادی ضروریات مہیا کرے۔

قرآن

"الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ... وَبِمَا أَنفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ"[7]

---

[6] سورہ البقرہ 2:187

[7] النساء 4:34

حدیث

"[8]بیوی کا تم پر یہ حق ہے کہ تم اسے کھلاؤ جب خود کھاتے ہو، پہناؤ جب خود پہنتے ہو".

2۔ عزت اور حسنِ سلوک

قرآن

"وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ[9]"

حدیث:

"تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ سب سے بہتر ہو۔[10]"

.3 جنسی حق کی ادائیگی

بیوی کو جنسی تعلق کا شرعی حق حاصل ہے، شوہر پر لازم ہے کہ اس میں کوتاہی نہ کرے۔

حدیث:

"اگر کسی نے بیوی کو بلایا اور وہ انکار کرے... تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔[11]"

.4عدم زیادتی یا ظلم سے بچنا

قرآن:

"وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا[12]"

شوہر کے حقوق بیوی پر:

.1 اطاعت (معروف میں)

>بیوی پر لازم ہے کہ شوہر کی اطاعت کرے جائز، معروف باتوں میں۔

قرآن:

"فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ[13]"...

حدیث:

"اگر میں کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو بیوی کو شوہر کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیتا۔[14]"

.2عفت اور وفاداری

>بیوی پر لازم ہے کہ اپنی عزت و عفت کی حفاظت کرے اور شوہر کی امانت دار ہو۔

قرآن:

"فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا[15]"

.3گھر کے انتظام میں معاونت

اسلام نے عورت کو گھر کی ملکہ بنایا اور شوہر کے مال، بچوں، گھر کی نگرانی میں نرمی اور تعاون کا حکم دیا۔

---

8 صحیح مسلم، کتاب الطلاق

9 النساء4:19

10 ترمذی، حدیث 3895

11 صحیح بخاری، 3237

12 البقرہ2:231

13 النساء4:34

14 ابوداؤد:2140

15 النساء4:33

حدیث:

"[16]عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگہبان ہے اور اس سے متعلق جواب دہ ہے۔"

توازن کا فلسفہ

شوہر کے فرائض بیوی کے حقوق

نان ونفقہ دینا	خرچ حاصل کرنا
حسنِ سلوک	اطاعت (معروف میں)
جنسی حق ادا کرنا	عفت کی حفاظت
عزت دینا	شوہر کے وقار کی حفاظت

بیوی کے فرائض شوہر کے حقوق

وفاداری قیادت

عفت و پاکدامنی اعتماد

شوہر کی اطاعت حفاظت

پاکستان کے خاندانی قوانین (Family Laws) میں خلع اور فسخ نکاح دونوں کی گنجائش موجود ہے، لیکن ان کا طریقہ کار شرعی اصول اور فیملی قوانین (1973، 1961 کے آرڈیننس وغیرہ) کے امتزاج پر مبنی ہے۔

ذیل میں خلع اور فسخ نکاح کا طریقہ پاکستان کی فیملی کورٹ کے تناظر میں واضح کیا گیا ہے، خصوصاً فقہِ حنفی کی روشنی میں:

پاکستان میں خلع Family Court – کے ذریعے

قانونی بنیاد:

مسلم فیملی لا آرڈیننس 1961

ویسٹ پاکستان فیملی کورٹس ایکٹ 1964

عدالتیں "خلع" کو فقہ حنفی کے مطابق ایک طلاق بائن تسلیم کرتی ہیں۔

طریقہ کار:

عورت عدالت میں درخواست دیتی ہے:

عدالت میں فیملی کیس (Suit for Dissolution of Marriage on the basis of Khula) دائر کرتی ہے۔

خلع کی وجہ بیان کی جاتی ہے (مثلاً: نفاق، عدم موافقت، ظلم، جذباتی تکلیف وغیرہ)۔

عدالت شوہر کو نوٹس جاری کرتی ہے:

شوہر کو عدالت میں بلایا جاتا ہے۔

اگر شوہر راضی ہو جائے، تو خلع باہمی رضا سے ہو جاتی ہے۔

شوہر کی عدم رضامندی کی صورت میں:

[16] صحیح بخاری: 893

اگر شوہر راضی نہ ہو تو عدالت بیوی کی نفرت اور ازدواجی تعلقات نبھانے سے عجز کو بنیاد بنا کر از خود خلع کی ڈگری جاری کر سکتی ہے۔

سپریم کورٹ اور فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلوں کے مطابق: "اگر عورت خلوصِ دل سے کہے کہ وہ شوہر کے ساتھ نہیں رہ سکتی، تو عدالت اس کی زبردستی شادی برقرار نہیں رکھ سکتی۔"

عدالت "خلع کی ڈگری" جاری کرتی ہے۔

ڈگری کے بعد ایک ماہ کے اندر یونین کونسل میں اطلاع دی جاتی ہے:

تاکہ طلاق کا اندراج ہو اور طلاق کا نوٹس جاری کیا جائے۔

عدت گزارنا لازم ہے:

عمومی طور پر تین حیض یا تین ماہ۔

خلع میں شوہر کی رضامندی لازمی نہیں:

پہلے فقہی طور پر شوہر کی رضامندی شرط سمجھی جاتی تھی۔

لیکن پاکستان کی عدالتیں (خاص طور پر سپریم کورٹ) کے فیصلوں کے مطابق:

خلع عورت کا شرعی حق ہے اگر وہ ثابت کرے کہ وہ شوہر کے ساتھ نباہ نہیں کر سکتی۔

اہم مقدمہ[17] (1967 SCMR 97) Khurshid Bibi vs. Baboo Muhammad Amin :

عدالت نے کہا:

"اگر عورت کو شوہر سے نفرت ہو، تو خلع دی جا سکتی ہے چاہے شوہر راضی نہ ہو۔"

پاکستان میں فسخ نکاح Family Court – کے ذریعے

فسخ نکاح کی وجوہات (پاکستانی قانون میں[18])

. نان نفقہ نہ دینا

. شوہر کا لاپتہ ہونا (4 سال یا زائد)

. ظلم و زیادتی

. ذہنی یا جسمانی بیماری

. جبری نکاح

. شوہر کا نامرد ہونا

. اسلام چھوڑ دینا (ارتداد)

طریقہ کار:

عورت عدالت میں فسخ نکاح کی درخواست دیتی ہے۔

عدالت ثبوت مانگتی ہے (میڈیکل، گواہان، بیانات وغیرہ)۔

اگر عدالت قائل ہو جائے، تو فسخ نکاح کی ڈگری جاری کرتی ہے۔

عدت:

طلاق والی عدت ہوگی (تین حیض یا تین ماہ)۔

رجوع:

ممکن نہیں، دوبارہ نکاح درکار ہوگا۔

---

[17] Khurshid Bibi vs. Baboo Muhammad Amin (1967 SCMR 97)

[18] فیملی ایکٹ 1964

اہم تین نکات ذکر کیے ہیں:

1- مہر

2-بچوں کی حضانت

3-خلع کی بنیاد پر فسخ نکاح

اب میں ان تینوں موضوعات کو فقہِ حنفی اور پاکستانی قانون دونوں کے مطابق وضاحت + حوالہ جات کے ساتھ پیش کرتا ہوں:

1 مہر اور خلع–فقہ و قانون کی روشنی میں

فقہِ حنفی:

اگر عورت خلع لیتی ہے تو مہر یا اس کا کچھ حصہ واپس دینا واجب ہوتا ہے، کیونکہ یہ خلع "مال کے بدلے" ہوتی ہے۔

بیوی کہے: "میں مہر واپس کر کے خلع چاہتی ہوں"، اور شوہر قبول کرے تو یہ طلاق بائن ہو گی۔[19]

پاکستان کا قانون:

خلع کے دعوے میں عدالت عورت سے مہر واپس کروانے کی مجاز ہے، لیکن:

اگر شوہر نے بیوی پر ظلم کیا ہو یا ازدواجی حقوق ادا نہ کیے ہوں، تو عدالت عورت کو مہر واپس کرنے سے مستثنیٰ بھی قرار دے سکتی ہے۔

فیصلہ[20] PLD 2005 Lahore 352 (Nighat Intisar Case):

عدالت نے خلع کی ڈگری دی اور عورت کو مہر واپس کرنے سے مستثنیٰ قرار دیا کیونکہ شوہر ظالم تھا۔

2 بچوں کی حضانت–خلع یا فسخ کے بعد

فقہِ حنفی:

والدین میں جدائی کے بعد، حضانت کا حق ابتدائی طور پر ماں کو ہوتا ہے:

لڑکا: 7 سال کی عمر تک

لڑکی: بلوغت تک

مگر شرط یہ ہے کہ ماں فاسقہ نہ ہو، اور بچے کی دیکھ بھال کی اہلیت رکھتی ہو۔[21]

پاکستان کا قانون:

گارجین اینڈ وارڈز ایکٹ 1890 کے تحت:

عدالت "بچے کی فلاح و بہبود" کو اولین بنیاد بناتی ہے، نہ کہ صرف شریعت یا عمر کو۔

اگر ماں شادی نہ کرے اور بچے کی اچھی پرورش کرے، تو اسے حضانت ملتی ہے۔

اگر ماں دوسری شادی کر لے، تو عدالت بچہ باپ یا دادی کو بھی دے سکتی ہے، مگر ہر کیس الگ دیکھا جاتا ہے۔[22]

فیصلہ PLD 2013 Lahore 254:

ماں کو حضانت دی گئی باوجود دوسری شادی کے، کیونکہ بچی کے بہترین مفاد میں تھا۔

---

19 فتاویٰ عالمگیری، جلد 1، صفحہ 525:

"الخلع معاوضة، فإذا تم بين الزوجين بمقابل المهر، رجع إليها المهر"

20 فیصلہ PLD 2005 Lahore 352 (Nighat Intisar Case):

21 الدر المختار، جلد 2، ص 631:

"والأم أحق بحضانة الولد ما لم تتزوج بغير ذي رحم"

22 گارجین اینڈ وارڈز ایکٹ 1890 کے تحت:

3 خلع کی بنیاد پر فسخ نکاح-پاکستان میں کیا حیثیت ہے؟

شرعی لحاظ سے:

فقہِ حنفی میں "خلع" اور "فسخ" الگ چیزیں ہیں:

خلع: عورت کے مطالبے اور شوہر کی رضامندی سے طلاق بائن۔

فسخ نکاح: قاضی عدالت کے ذریعے مخصوص وجوہات پر نکاح ختم کرتا ہے۔

پاکستان میں:

عدالتیں "خلع کی بنیاد پر تنسیخ نکاح" کو فقہی تفصیل میں جائے بغیر ایک ہی عمل سمجھتی ہیں۔

اگر عورت کہے کہ وہ شوہر کے ساتھ نہیں رہ سکتی، تو عدالت فسخ کی ڈگری جاری کر دیتی ہے (بظاہر "خلع کی بنیاد پر")۔

فیصلہ (Khurshid Bibi v. Baboo Muhammad Amin (PLD 1967 SC 97 :

"شوہر کی رضامندی کے بغیر بھی عدالت عورت کو خلع / فسخ کی ڈگری دے سکتی ہے اگر عورت زندگی گزارنے سے عاجز ہو۔"

پاکستان میں نتیجہ:

خلع کی بنیاد پر بھی عدالت نکاح فسخ کر سکتی ہے۔

اس میں عورت مہر واپس کرنے کی پابند نہیں، اگر شوہر ظالم ہو یا نان نفقہ نہ دیتا ہو۔

پاکستان کے فیملی کورٹ کے فیصلوں میں کس حد تک شرعی اصولوں کی پیروی کی گئی ہے یا نہیں:

پاکستان میں فیملی کورٹ فقت برٹش لا کے مطابق فیصلے کرتی ہیں اور دین اسلام کی چند جزئیات کو لے کر وہ یہ ثابت کرتے ہیں کہ ہم نے قانون اسلام کے مطابق فیصلے کیے ہیں۔ اس سے یہ چیز بھی سامنے اتی ہے کہ فقط چند چیزیں چند جزئیات کو لے کر فیملی کورٹ فیصلے کرتی ہیں اور باقی جو دین اسلام کا مکمل جو ضابطہ حیات ہے جو قانون ہے اس کو پس پردہ ڈال دیتی ہے جس کے نتائج یہ ہیں کہ وہ وقتی طور پر تو فیصلے ہو جاتے ہیں لیکن ان کے نتائج جو اور ان کے موثر ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

فیملی کورٹ کے فیصلوں کے درمیان ایک یہ چیز بھی دیکھنے میں ائی کہ خلع اور تنسیخ نکاح کے حوالے سے فیملی کورٹ جو فیصلے جاری کرتی ہیں وہ فقط خلع کی ڈگری جاری کرتی ہیں اور اس میں یہ اصلاحات کی ضرورت ہے کہ جب فیملی کورٹ اس پر خلع یا تنسیخ نکاح کی ڈگری جاری کرے تو دونوں کو علیحدہ واضح کرے کہ یہ خلع ہے اور یہ تنسیخ نکاح ہے اور تنسیخ نکاح میں بھی جو فیملی کورٹس ہیں وہ خلع کی ڈگری جاری کرتی ہیں اور یہ سراسر غلط ہے۔ ان دونوں صورتوں میں الگ الگ خلع اور تنسیخ کا ٹائٹل ہونا چاہئے۔

مسائل:

فیملی کورٹس پاکستان میں خاندانی تنازعات کے حل کے لیے قائم کی گئی ایک اہم قانونی اور سماجی ادارہ ہیں، لیکن عملی طور پر ان عدالتوں میں کئی مسائل اور رکاوٹیں پائی جاتی ہیں جو انصاف کے بروقت اور مؤثر حصول میں رکاوٹ بنتی ہیں۔

پاکستان کی فیملی کورٹس میں پائے جانے والے اہم مسائل

1. فیصلوں میں تاخیر (Delay in Proceedings)

- مسئلہ:

قانون کے مطابق مقدمات 6 ماہ میں نمٹائے جانے چاہئیں (فیملی کورٹس ایکٹ 1964، دفعہ 12)،

لیکن اکثر مقدمات سالوں تک لٹکتے رہتے ہیں۔[23]

"فیملی عدالت کو مقدمات جلد نمٹانے کی تاکید کی گئی، لیکن عدالتی کارکردگی ناکافی رہی۔"

- وجوہات:

فریقین کی بار بار عدم حاضری

ججز کی کمی

---

23 Sughran Bibi Case) PLD 2013 SC 195 ()

وکلا کی غیر حاضری یا تاخیری حربے

2. خلع کے معاملات میں شوہر کی جانب سے رکاوٹیں

- مسئلہ:

بعض صورتوں میں شوہر عدالتی خلع کو تسلیم نہیں کرتا، یا مہر واپس لینے کے بہانے خلع کو روکنے کی کوشش کرتا ہے۔[24]

عدالت نے واضح کیا کہ عورت کا خلع لینا اس کا شرعی حق ہے، جسے روکا نہیں جا سکتا۔

3. عدالتی عملے کی بدانتظامی / کرپشن

- مسئلہ:

عملے کی عدم دلچسپی، فائلوں کا گم ہونا، رشوت کے الزامات۔

عدالتوں میں سہولیات کی کمی (جیسے خواتین کے لیے علیحدہ انتظار گاہ یا بچوں کے لیے سہولتیں)۔[25]

"فیملی عدالتوں میں سہولیات کا فقدان اور غیر تربیت یافتہ عملہ انصاف کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہے۔"

4. حضانتی معاملات میں تاخیری حربے

- مسئلہ:

بچوں کی حضانت کے معاملات میں غیر ضروری سماعتیں، والدین کا آپس میں جھگڑا، بچوں کا ذہنی دباؤ۔[26]

"فیملی عدالت کو 'فلاح و بہبودِ طفل' کو اولیت دینی چاہیے، مگر عملی طور پر یہ نظر نہیں آتا۔"

5. عدالتی اختیارات کی محدودیت

- مسئلہ:

بعض اہم امور جیسے وراثتی جائیداد، عارضی تحویل (interim custody) کے قوانین واضح نہیں۔

فیصلوں پر عمل درآمد (Execution of decree) میں سستی۔[27]

عدالت کے اختیارات شیڈیول تک محدود ہیں، مگر بہت سے جدید معاملات میں تشریح کی ضرورت ہے۔

6. خواتین کا عدالتی نظام سے عدم اعتماد

- مسئلہ:

دیہی علاقوں کی خواتین عدالت جانے سے کتراتی ہیں۔

انہیں خاندان، سسرال یا سماج کی طرف سے دباؤ یا خطرہ لاحق ہوتا ہے۔[28]

"خواتین کو خاندانی انصاف کے نظام تک رسائی میں نفسیاتی، مالی اور سماجی رکاوٹیں ہیں۔"

7. وکلا کی تاخیری حکمت عملی (Delaying tactics)

- مسئلہ:

فریقین کے وکلا اکثر جان بوجھ کر کیس میں تاخیر کرتے ہیں تاکہ فیس وصول کرتے رہیں۔[29]

"وکلا کو عدالتی ضابطہ اخلاق پر عمل کرنے کی ہدایت کی گئی ہے، لیکن فیملی عدالتوں میں اس کا فقدان ہے۔"

---

[24] PLD 2005 Lahore 352 Nighat Intisar v. Faiz Ahmad

[25] Pakistan Law Commission Report No. 56 2012

[26] PLD 2018 Lahore 191

[27] The Family Courts Act, 1964

[28] HRCP Report 2021 Human Rights Commission of Pakistan

[29] Pakistan Bar Council Guidelines 2020

8.اپیل پر عمل درآمد میں تاخیر

■ مسئلہ:

فیصلہ ہو جانے کے بعد اپیل دائر کرکے فیصلے پر عمل درآمد مؤخر کر دیا جاتا ہے، جو انصاف میں تاخیر کا سبب بنتا ہے۔[30]

اپیل کا حق 30دن میں محدود ہے، لیکن بعض صورتوں میں حکم امتناعی (stay order) بھی عدالتی نظام کا غلط استعمال ہے۔

پاکستان کی فیملی کورٹس کو مؤثر، بروقت اور منصفانہ انصاف کی فراہمی کے لیے اصلاحات کی اشد ضرورت ہے۔ ذیل میں فیملی عدالتوں سے متعلق جامع اصلاحات اور سفارشات پیش کی جا رہی ہیں جو قانونی، انتظامی، عدالتی، اور سماجی سطح پر بہتری لا سکتی ہیں۔

اصلاحات و سفارشات :

1. قانونی اصلاحات(Legal Reforms)

سفارش:

"فیملی کورٹس ایکٹ 1964"میں ترمیم کرکے:

خلع، نان و نفقہ، حضانت جیسے مقدمات کے لیے مقررہ مدت لازمی کی جائے (مثلاً 3ماہ)

مہر کی ادائیگی یا معافی کے مسئلے کو واضح طور پر خلع سے جدا کیا جائے۔[31]

"فیملی قانون میں واضح اور ہم آہنگ ترامیم کی ضرورت ہے تاکہ مقدمات کی نوعیت اور طریقہ کار میں تضاد نہ رہے۔"

2. عدالتی نظام کی بہتری (Judicial Administration)

سفارشات:

فیملی عدالتوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے تاکہ عدالتی بوجھ کم ہو۔

ہر عدالت میں عورت جج یا ماہر مشیر کی تقرری کی جائے۔

مقدمات کے لیے ڈیجیٹل فائلنگ سسٹم متعارف کرایا جائے۔[32]

"عدالتی نظام کو مؤثر اور بروقت انصاف کے اصولوں پر قائم کرنے کی ضرورت ہے۔"

3. وکالت کا ضابطہ اخلاق(Professional Conduct)

سفارش:

وکلا کو تاخیری حربوں سے باز رکھنے کے لیے بار کونسل مؤثر کارروائی کرے۔

خاندانی قانون کے ماہر وکلا کی تربیت لازمی قرار دی جائے۔[33]

"فیملی معاملات میں وکیل کا کردار سماجی ذمہ داری سے خالی نہیں ہونا چاہیے۔"

4. فیملی عدالتوں میں خواتین کی سہولت

سفارشات:

علیحدہ خواتین ویٹنگ رومز، لیڈی کانسٹیبلز، خواتین کونسلر مہیا کیے جائیں۔

فیملی عدالتوں میں بچوں کے لیے دوستانہ ماحول بنایا جائے۔[34]

---

[30] The Family Courts Act, 1964 – Section 14

[31] Law and Justice Commission of Pakistan – Annual Report 2017

[32] PLD 2013 SC 195 Sughran Bibi Case

[33] Pakistan Bar Council Code of Conduct 2020

[34] HRCP Report 2021

"عدالتوں میں خواتین کو سہولتیں مہیا کرنا انصاف تک رسائی میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔"

5. خاندانی تنازعات میں متبادل حل (ADR – Alternative Dispute Resolution)

سفارش:

عدالت میں پیشی سے قبل صلح صفائی کے لیے صلح کار یا ثالث (Mediator) مقرر کیا جائے۔

شرعی علماء، ماہر نفسیات اور سماجی کارکنوں کی مدد لی جائے۔[35]

"عدالت کو مقدمے کی سماعت سے قبل فریقین کے درمیان صلح کی کوشش کرنی چاہیے۔"

6. نفسیاتی اور سماجی تعاون کی فراہمی

سفارش:

عدالتوں کے ساتھ ماہر نفسیات، سوشل ورکرز اور کونسلرز کو شامل کیا جائے تاکہ:

بچوں کے حضانتی معاملات بہتر انداز میں حل ہوں

فریقین کے مابین صلح یا علیحدگی کا عمل جذباتی توازن سے گزرے

7. فیصلوں پر عملدرآمد (Execution of Decrees)

سفارش:

عدالت کے فیصلے پر فوری عملدرآمد یونٹ قائم کیا جائے۔

پولیس، یونین کونسل، نادرا جیسے اداروں کے ساتھ بہتر ہم آہنگی ہو۔[36]

"فیملی کورٹس کے فیصلے اکثر غیر مؤثر رہتے ہیں کیونکہ ان پر عملدرآمد کا کوئی واضح نظام نہیں۔

8 ⬘. فیملی ججز کی خصوصی تربیت (Judicial Training)

سفارش:

ججز کے لیے فیملی لاء، شرعی اصول، بچوں کی نفسیات، اور صلح کاری پر تربیتی کورسز لازمی کیے جائیں۔[37]

"فیملی ججز کی مخصوص تربیت انصاف کی فراہمی کو مؤثر بناتی ہے۔"

فیملی عدالتوں کو مؤثر بنانے کے لیے صرف قانونی ترمیم کافی نہیں بلکہ انتظامی، عدالتی، نفسیاتی اور سماجی سطح پر اصلاحات کی ضرورت ہے۔ یہ اصلاحات نہ صرف انصاف کو جلد ممکن بنائیں گی بلکہ فریقین خاص کر خواتین اور بچوں کو جذباتی تحفظ بھی فراہم کریں گی۔

خلع اور تنسیخ نکاح کے قوانین اسلامی شریعت اور ملکی قانون دونوں کے دائرہ کار میں آتے ہیں۔ پاکستان جیسے ممالک میں جہاں اسلامی قانون کا عمل دخل ہے، ان معاملات پر اصلاحات کی تجاویز کا مقصد خواتین کے حقوق کا تحفظ، عدالتی عمل کو مؤثر بنانا، اور معاشرتی ناانصافیوں کو کم کرنا ہوتا ہے۔

خلع اور تنسیخ نکاح کی قانونی اصلاحات کے لیے ممکنہ تجاویز:

1. خلع کے عمل کو سادہ اور تیز تر بنانا

خلع کو خود مختار حق کے طور پر تسلیم کرنا: بعض عدالتیں خلع کے لیے بھی "شوہر کی رضامندی" کی طلب کرتی ہیں، جو شرعی اصول کے خلاف ہے۔ قانون میں واضح کیا جائے کہ اگر عورت ناپسندیدگی کی بنیاد پر خلع لینا چاہے تو عدالت بغیر کسی طویل کارروائی کے خلع کی ڈگری جاری کرے۔

خلع کے لیے عدالتی وقت کی تحدید: قانون میں یہ شرط شامل کی جائے کہ خلع کی درخواست پر فیصلے کی مدت 3 ماہ سے زیادہ نہ ہو۔

عدالتی اخراجات کم کیے جائیں تاکہ عام خواتین بھی آسانی سے خلع حاصل کر سکیں۔

[35] The Family Courts Act 1964, Section 103

[36] Law Commission Report(2012

[37] Federal Judicial Academy (FJA) Annual Report

2. خلع اور تنسیخ نکاح کے درمیان فرق کو واضح کرنا

عوام اور وکلا کے لیے تربیتی پروگرامز کے ذریعے دونوں میں فرق واضح کیا جائے تاکہ عدالتی پیچیدگیاں کم ہوں۔

خلع عورت کی طرف سے ناپسندیدگی کی بنیاد پر ہوتا ہے، جبکہ تنسیخ نکاح شوہر کی طرف سے حقوق کی ادائیگی میں ناکامی، تشدد یا دیگر شرعی وجوہات کی بنیاد پر۔

3. ثبوت و شواہد کی ضروریات میں نرمی

تنسیخ نکاح کی صورت میں اکثر عورت سے ثبوت مانگے جاتے ہیں جو گھریلو تشدد یا جذباتی زیادتی جیسے معاملات میں فراہم کرنا مشکل ہوتا ہے۔ قانون میں ایسی دفعات شامل کی جائیں جو متاثرہ عورت کے بیان کو کافی سمجھیں، خاص طور پر جب کوئی اور شہادت ممکن نہ ہو۔

4. مصالحاتی کونسل کا مؤثر استعمال

یونین کونسل کی سطح پر موجود مصالحاتی کونسل کو زیادہ مؤثر بنایا جائے تاکہ ابتدائی سطح پر ہی کئی معاملات سلجھ جائیں اور عدالتوں پر بوجھ کم ہو۔

تاہم، اگر کوئی فریق مفاہمت نہ چاہے تو کونسل کی رائے کے بغیر بھی عدالت کارروائی آگے بڑھا سکے۔

5. عدالت کی تربیت اور حساسیت

فیملی کورٹ کے ججز کے لیے خواتین کے مسائل پر خصوصی تربیت کا اہتمام کیا جائے تاکہ وہ ان معاملات کو حساسیت سے سمجھ سکیں۔

عدالتوں میں خواتین وکلا یا کونسلرز کی موجودگی کو لازمی قرار دیا جائے، خاص طور پر دیہی علاقوں میں۔

6. نکاح نامہ میں خلع کا حق

نکاح کے وقت عورت کو خلع کا اختیار دینے کی شق پر دستخط کو لازمی قرار دیا جائے اور نکاح خواں کو پابند کیا جائے کہ وہ اس شق کو نظرانداز نہ کرے۔

اس شق کے موجود ہونے کی صورت میں عورت کو خلع کے لیے عدالت جانے کی ضرورت نہ ہو۔

7. تنسیخ نکاح کی وجوہات کی قانونی وضاحت

قانون میں واضح کیا جائے کہ درج ذیل وجوہات پر تنسیخ نکاح ہو سکتی ہے:

شوہر کا نان و نفقہ نہ دینا

جسمانی یا ذہنی تشدد

شوہر کی لاپتہ ہونے کی حالت

مرد کی بانجھ پن یا بیماری

عورت کی مرضی کے خلاف دوسری شادی

8. رجسٹریشن اور سرکاری ریکارڈ کی بہتری

خلع یا تنسیخ نکاح کے فیصلے کو NADRA اور یونین کونسل کے ساتھ فوری رجسٹر کرنا لازمی ہو، تاکہ عورت کو آگے کسی قانونی یا معاشرتی مشکل کا سامنا نہ ہو۔

9. جھوٹے دعوؤں کی روک تھام

اگر کسی بھی فریق کی طرف سے جھوٹ پر مبنی دعویٰ کیا جائے تو اس کے لیے مناسب قانونی کارروائی کی گنجائش رکھی جائے، تاکہ عدالتی نظام کا غلط استعمال نہ ہو۔

خلع اور تنسیخ نکاح سے متعلق قانونی اصلاحات یا عدالتی فیصلے کی اہمیت اور اس کے معاشرتی اثرات گہرے اور دوررس ہوتے ہیں، خاص طور پر ان معاشروں میں جہاں خواتین کو قانونی و معاشرتی رکاوٹوں کا سامنا رہتا ہے۔ ایسے فیصلے نہ صرف انفرادی انصاف کو یقینی بناتے ہیں بلکہ پورے معاشرے میں مثبت تبدیلی کے دروازے کھولتے ہیں۔

فیصلوں کی اہمیت

1. خواتین کے شرعی اور قانونی حقوق کا تحفظ

خلع و تنسیخ نکاح کا حق عورت کو اسلامی شریعت نے دیا ہے۔ جب عدالتیں اس حق کو تسلیم کرتی ہیں یا قانون سازی سے اس عمل کو سہل بنایا جاتا ہے، تو یہ مذہبی و قانونی ہم آہنگی کی علامت بن جاتا ہے۔

2. عدالتی نظام پر عوام کا اعتماد بڑھتا ہے

جب خواتین کو عدالتوں سے بروقت اور منصفانہ فیصلے ملتے ہیں تو معاشرہ انصاف کے نظام پر زیادہ بھروسا کرنے لگتا ہے۔

3. قانونی رہنمائی کا ذریعہ

ایسے فیصلے بعد میں آنے والے کیسز کے لیے مثال (precedent) بنتے ہیں، اور قانون کی تشریح کے لیے رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

4. قانون سازی اور پالیسی اصلاحات کی بنیاد

عدالتی فیصلے اکثر قانون ساز اداروں کو بھی متوجہ کرتے ہیں کہ وہ اس مسئلے پر مؤثر قانون سازی کریں۔

معاشرتی اثرات

1. خواتین کے وقار اور خود مختاری میں اضافہ

جب عورت کو خلع یا تنسیخ نکاح کے ذریعے ناپسندیدہ رشتے سے نکلنے کی آزادی ملتی ہے، تو وہ اپنی زندگی خود مختاری سے گزار سکتی ہے، جو کہ ایک صحت مند معاشرے کے لیے ضروری ہے۔

2. گھریلو تشدد اور استحصال میں کمی

قانونی تحفظ اور فوری انصاف کی دستیابی خواتین کو ظلم سہنے کے بجائے آواز اٹھانے کی ہمت دیتی ہے، جس سے گھریلو تشدد جیسے مسائل میں کمی آتی ہے

3. نکاح کے ادارے کی تطہیر

جب زبردستی، دباؤ یا ظلم پر مبنی نکاح ختم کیے جاتے ہیں تو نکاح کے ادارے کی اہمیت اور تقدس برقرار رہتا ہے۔

4. معاشرتی بیداری اور مکالمے کا آغاز

ایسے فیصلے عوام میں بحث و مباحثے کو جنم دیتے ہیں، جس سے ذہنی رویوں میں تبدیلی آتی ہے اور لوگوں کو خواتین کے حقوق کے بارے میں زیادہ شعور حاصل ہوتا ہے۔

5. خاندانی نظام میں توازن

قانون جب دونوں فریقوں کو برابری کا حق دیتا ہے، تو خاندان کا نظام زیادہ متوازن اور پائیدار بنتا ہے۔

6. مفاہمت اور رضامندی کو فروغ

خلع یا تنسیخ نکاح کی آسانی سے مرد و عورت دونوں شادی کو سنجیدگی سے لیتے ہیں اور نکاح میں دخول یا اس کے خاتمے کے فیصلے سوچ سمجھ کر کرتے ہیں۔

خلع اور تنسیخ نکاح جیسے معاملات میں قانونی اصلاحات اور عدالتی فیصلے نہ صرف فرد کو انصاف فراہم کرتے ہیں، بلکہ پورے معاشرے کی سوچ، اقدار، اور رویوں پر مثبت اثر ڈالتے ہیں۔ ایک بااختیار عورت، ایک مضبوط خاندان اور ایک متوازن معاشرے کی بنیاد ہے—اور ایسے فیصلے اسی سمت میں ایک مضبوط قدم ہوتے ہیں۔

اختتامی نتیجہ:

پاکستان کا خاندانی قانون، خاص طور پر فیملی کورٹ سے متعلقہ قانون، اسلامی شریعت اور جدید قانونی اصولوں کا امتزاج ہے، جس کا مقصد ازدواجی تنازعات کو منصفانہ، بروقت اور باوقار طریقے سے حل کرنا ہے۔ خلع اور تنسیخ نکاح جیسے معاملات میں خواتین کو جو اختیارات دیے گئے ہیں، وہ اسلام کے عطا کردہ انصاف، مساوات اور تحفظ پر مبنی ہیں، جنہیں عدالت کے ذریعے مؤثر انداز میں نافذ ہونا چاہیے۔

تاہم، فیملی عدالتوں کے نظام میں موجود کمزوریاں، تاخیر، وکلا کا غیر ذمہ دار رویہ، عمل درآمد میں رکاوٹیں، اور خواتین و بچوں کے لیے سہولیات کا فقدان وہ رکاوٹیں ہیں جو انصاف کو مشکل اور طویل بنا دیتی ہیں۔ ان مسائل کے حل کے لیے نہ صرف قانونی اور عدالتی اصلاحات ناگزیر ہیں بلکہ معاشرتی، نفسیاتی اور تربیتی پہلو بھی انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔

فقہ حنفی کے مطابق خلع ایک شرعی اختیار ہے جسے عدالت کے ذریعے استعمال کیا جا سکتا ہے، خاص طور پر اگر زوجین کے درمیان ناچاقی ناقابل اصلاح ہو جائے۔

تنسیخ نکاح کے شرعی اصول خواتین کے لیے تحفظ فراہم کرتے ہیں، جیسے کہ شوہر کی گمشدگی، خرچ نہ دینا، یا ظلم۔

پاکستانی فیملی کورٹ، فیملی کورٹس ایکٹ 1964 کے تحت قائم شدہ، خواتین کو خلع کے حق سمیت متعدد قانونی سہولیات فراہم کرتی ہے، لیکن عملی سطح پر کئی مسائل درپیش ہیں۔

اصلاحات کے ذریعے فیملی کورٹ سسٹم کو نہ صرف مؤثر بنایا جا سکتا ہے بلکہ خواتین، بچوں اور خاندان کے دیگر افراد کو عدالتی نظام پر اعتماد اور تحفظ فراہم کیا جا سکتا ہے۔

ریاست، عدلیہ، بار ایسوسی ایشنز اور سول سوسائٹی کو چاہیے کہ وہ مل کر ایک ایسا خاندانی عدالتی نظام قائم کریں جو نہ صرف شرعی اصولوں کے مطابق ہو بلکہ عصری تقاضوں، صنفی انصاف، اور سماجی تحفظ کا بھی ضامن ہو۔

"عدل کا قیام صرف فیصلے سنانے سے نہیں بلکہ بروقت، مؤثر اور باعزت طریقے سے انصاف کی فراہمی سے ممکن ہوتا ہے۔